بروزجمعہ مورخہ20 / مئی 2016ء بوقت شام(04:00)بجے منعقد ہونے والے بلوچستان صوبائی اسمبلی کے اجلاس کی
ترتیب کارروائی۔

۱۔ تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔
۲۔ وقفہ سوالات۔
(علیحدہ فہرست میں مندرج سوالات دریافت اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے)
۳۔ غیرسر کاری کارروائی۔

I) قرارداد نمبر98منجانب :انجینئر زمرک خان، اچکزئی رکن صوبائی اسمبلی ۔

ہرگاہ کہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ ملک کے دیگر صوبوں میں تعلیمی اخراجات برداشت نہ کر سکنے کے نادار طلبہ/طالبات کے لیئے سرکاری اخراجات پر حصول تعلیم کا متحمل ہونے کی غرض سے کوالٹی ایجوکیشن پروجیکٹ کے تحت بالترتیب سال 2007میں صدارتی سکالرشپ پروگرام نیز سال 2011 میں وزیر اعظم سکالرشپ پروگرام کا اجراء ہوا ۔لیکن سال2011کے بعد ہر دو مذکورہ پروگرامز بند کر دیئے گئے ،جس کی وجہ سے سینکڑوں طلباء / طالبات اپنی تعلیم جاری رکھنے سے محروم ہوگئے۔

لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے ۔ کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے۔ کہ وہ کوالٹی ایجوکیشن کے تحت صدراتی اور وزیراعظم سکالرشپ پروگرام بحال کرنے کے ساتھ ساتھ اِن کو مزید وسعت دے۔ تاکہ صوبہ کے پسماندہ علاقوں سے تعلق رکھنے والے غریب ہونہارطلباء زیادہ سے زیادہ استعفادہ حاصل کرسکیں۔

II)قرارداد نمبر 99منجانب :۔مولانا عبدالواسع صاحب، قائدحزب اختلاف بلوچستان صوبائی اسمبلی۔

ہرگاہ کہ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ کہ دنیا کے تمام اَقوام اور ممالک سائنس اور ٹیکنالوجی کے علم کے ذریعے ہی ترقی وکامرانی کے معراج کو پہنچی ہیں۔ لیکن صوبہ میں تعلیم اور علم پر ابتک کوئی خاطر خواہ توجہ نہیں دی گئی ہے جسکی وجہ سے صوبہ کے طلباء وطالبات کی اعلیٰ تعلیم کے حصول کیلئے ملک کے دیگر صوبوں خصوصاًً پنجاب کی تعلیمی اِداروں میں داخلہ لینا پڑتا ہے۔ چونکہ صوبہ کی اکثریت غریب آبادی پر مشتمل ہے۔اس لیئے وہ صوبہ پنجاب کے تعلیمی اداروں میں تعلیم کے حصول میں داخلہ لینے سے محروم رہ جاتے ہیں۔

لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے ۔کہ وہ صوبہ پنجاب کے تعلیمی اداروں میں صوبہ کے لیئے مختص کردہ نشستوں میں اضافہ کرے۔تاکہ صوبہ کے ہونہار غریب طلباء بھی داخلہ لے سکیں۔اور ان میں پائی جانی والی بے چینی اور احساس محرومی کاخاتمہ بھی ممکن ہوسکے۔

مشترکہ قرارداد نمبر102منجانب:۔نصراللہ خان زیرے، آغا سید لیاقت علی ،عبدالمجید خان III) اچکزئی،
منظور احمد خان کاکڑ ،ولیم جان برکت ،محترمہ سپوژمئی اچکزئی ،محترمہ معصومہ حیات اور محترمہ عارفہ صدیق صاحبہ ا راکین صوبائی اسمبلی ۔

ہرگاہ کہ پورے صوبہ میں ملک کی سرکاری نشریاتی ادارے پی ٹی وی کے نشریات نہ ہونے کے برابر ہے۔مرکزی حکومت کی ذمہ داری تھی کہ وہ بلا تفریق ملک کے تمام صوبوں کو اپنی نشریات سے مستفید کراتی اور اس طرح چند دیگر جگہوں پر پی ٹی وی بوسٹروں کا جاری کام گزشتہ کئی سالوں سے مکمل نہیں کیا گیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ منظور شدہ 150پوسٹوں پر بھی گزشتہ کئی سالوں سے صوبے سے کسی شخص کو تعنیات نہیں کیا گیا ہے۔
لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ پی ٹی وی نشریات صوبہ کے عوام کو پہنچانے کے لیئے بوسٹروں پر جاری کام کو مکمل کرنے اور نئے بوسٹروں کی منظوری نیزپی ٹی وی سینٹرکوئٹہ کی 150پوسٹوں کو فوری طور پر صوبہ کے امیدواروں سے پُر کر کے صوبہ کے عوام کی حق تلفی کے خاتمے کو یقینی بنانے کے لیئے عملی اقدامات اٹھائیں جائیں۔

مشترکہ قراراداد نمبر 103منجانب:۔ میر اظہار حسین خان کھوسہ ،میر عامر خان رند،میر عبدالماجد IV)**ابڑو**،اور
محترمہ راحت جمالی صاحبہ اراکین صوبائی اسمبلی۔

موٹروے جوکشمور سے براستہ شکار پور سے نصیر آباد ڈویژن سے جا ملتی ہے۔ طویل ہونے کی ہر گاہ کہM-8 وجہ سے مسافروں کو زیادہ فاصلہ

طے کر نا پڑتا ہے۔ اگر مذکورہ شاہراہ کو کشمور سے براستہ پھنور سنٹری مانجھی پور ۔صحبت پور اور جھنڈا تا لاب سے ہوتے ہوئے ربیع کینال ڈیرہ مراد جمالی سے ملایا جائے تو فاصلہ 125سے 135کلومیٹر کم پڑے گا۔ جسکی وجہ سے مسافر کو ئٹہ سے اسلام آباد ۔لاہور۔ملتان۔ رحیم یار خان۔ اور فصیل آباد کم وقت میں پہنچ سکیں گے۔ جبکہ مرکزی حکومت کی بھی یہی پالیسی ہے کہ فاصلوں کو کم سے کم کیا جائے تا کہ لوگ جلد از جلد اپنی اپنی منزلوں کو پہنچ سکیں۔
لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا M-8 موٹروے کوکشمور سے براستہ پھنور سنٹری ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ

مانجھی پور۔ صحبت پور۔ جھنڈا تا لاب سے ربیع کینال ڈیر ہ مراد جمالی سے ملایا جائے ۔تاکہ بلوچستان سے صوبہ پنجاب کے لئے سفر کرنے والے مسافروں کے لیئے منزل کی مصافت میں کمی واقع ہو۔

V) **قرارداد نمبر104منجانب:۔ کشور احمد جتک رکن صوبائی اسمبلی ۔**
ہر گاہ کہ صوبہ بلوچستان قبائلی روایات کے امین اور منفرد حثیت کا حامل ہے۔ جہاں خواتین کو انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتاہے۔ جبکہ دوسری جانب صوبہ میں نادرا اور پاسپورٹ کے دفاتر میں خواتین فوٹو گرافر نہ ہونے کی بنا مرد اہلکار خواتین کی تصاویر اتارتے ہیں جو قبائلی روایات کے خلاف ہے۔
لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ صوبہ بلوچستان میں نادرا اور پاسپورٹ کے دفاتر میں خواتین فوٹو گرافر کی تعنیاتی کویقینی بنائے ۔

۴۔ صوبہ میں تعلیم کی ترقی وترویج پر باقی ماندہ اراکین اسمبلی کی بحث۔

کوئٹہ سیکرٹری
مورخہ /20مئی 2016ء بلوچستان صوبائی اسمبلی